روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 27/اپریل 2012ء 5 جمادی الثانی 1433 ہجری 27 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 98

کیا وہ غیب جانتا ہے

کیا تو نے ایسے شخص پر غور کیا ہے جس نے پیٹھ پھیر لی۔ اور تھوڑا سا دیا اور ہاتھ روک لیا۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے جس کے نتیجہ میں وہ حقیقت دیکھ رہا ہے؟ یا کیا اسے اس کی خبر نہیں دی گئی جو صحف موسیٰ میں ہے؟ اور ابراہیم (کے صحف میں) جس نے عہد کو پورا کیا۔ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

(النجم 34تا39)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کلام اور الہام میں فرق یہ ہے کہ الہام کا چشمہ تو گویا ہر وقت مقرب لوگوں میں بہتا ہے اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے اور روح القدس کے دکھائے دیکھتے اور روح القدس کے سنائے سنتے اور ان کے تمام ارادے روح القدس کے نفخ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ وہ ظلی طور پر اس آیت کا مصداق ہوتے ہیں وما ینطق ...... لیکن مکالمہ الٰہیہ ایک الگ امر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وحی متلوّ کی طرح خدائے تعالیٰ کا کلام ان پر نازل ہوتا ہے اور وہ اپنے سوالات کا خدائے تعالیٰ سے ایسا جواب پاتے ہیں کہ جیسا ایک دوست دوست کو جواب دیتا ہے۔ اور اس کلام کی اگر ہم تعریف کریں تو صرف اس قدر کر سکتے ہیں کہ وہ اللہ جلّ شانہٗ کی ایک تجلّی خاص کا نام ہے جو بذریعہ اس کے مقرب فرشتہ کے ظہور میں آتی ہے اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ تا دعا کے قبول ہونے سے اطلاع دی جائے یا کوئی نئی اور مخفی بات بتائی جائے یا آئندہ کی خبروں پر آگاہی دی جائے۔ یا کسی امر میں خدائے تعالیٰ کی مرضی اور عدم مرضی پر مطلع کیا جائے یا کسی اور قسم کے واقعات میں یقین اور معرفت کے مرتبہ تک پہنچایا جائے۔ بہرحال یہ وحی ایک الٰہی آواز ہے جو معرفت اور اطمینان سے رنگین کرنے کے لئے منجانب اللہ پیرایہ مکالمہ و مخاطبہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ اس کی کیفیت بیان کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ صرف الٰہی تحریک اور ربانی نفخ سے بغیر کسی قسم کے فکر اور تدبر اور خوض اور غور اور اپنے نفس کے دخل کے خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرتی ندا ہے جو لذیذ اور پر برکت الفاظ میں محسوس ہوتی ہے اور اپنے اندر ایک ربانی تجلّی اور الٰہی صولت رکھتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 331)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2012ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2012ء ہے۔

داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس، مع ٹیلی فون نمبر
2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
4۔ درخواست پر صدر صاحب / امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2012ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔
ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔
د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں۔ انٹرویو/ ٹیسٹ 15,14 جولائی 2012ء کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ 12 جولائی 2012ء کو نظارت تعلیم ربوہ اور مدرسۃ الحفظ طالبات میں لگائی جائے گی۔

منتخب امیدواران کی لسٹ 18 جولائی صبح 9 بجے ادارہ میں لگائی جائے گی۔

حتمی داخلہ دسمبر 2012ء کے بعد تسلی بخش کارکردگی پر ہوگا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب

مالٹا میں امن سمپوزیم اور نمائش کتب مقدسہ

خدا تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ مالٹا کو امسال پھر مؤرخہ 16 مارچ 2012ء سالانہ امن سمپوزیم (Peace Symposium) کے کامیاب انعقاد کی توفیق عطا فرمائی۔

ایک ایسا ملک جس کی 98 فیصد آبادی رومن کیتھولک عقائد سے تعلق رکھتی ہے اور جہاں عیسائی دنیا سے بالکل مختلف آج بھی 365 کے قریب چرچ قائم ہیں، احمدیت سے متعلق ایسے پروگراموں کا انعقاد یقیناً خدا تعالیٰ کے خاص فضل و احسان اور خلیفہ وقت کی مبارک دعاؤں کی قبولیت کا ہی نتیجہ ہے۔

سالانہ امن سمپوزیم کے لئے ہر سال مختلف عنوان منتخب کیا جاتا ہے امسال اس سمپوزیم کے لئے موجودہ حالات کے مدنظر ”جمہوریت، آزادی، حقوق انسانی، معاشرتی انصاف اور امن؛ ان تمام اقدار کے قیام کے لئے مذہب کا کردار نیز موجودہ جدت پسند معاشرہ اور سیاست میں مذہب کا کردار“ کے مضمون کا انتخاب کیا گیا۔ اس امن سمپوزیم کا انعقاد مالٹا کے ایک مشہور فائیو سٹار ہوٹل The Grand Hotel Excelsior کے Exhibition Hall میں کیا گیا۔ پروگرام سے قبل اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر بھی کی گئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی زیر صدارت اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز شام چھ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے تمام حاضرین کو اس خصوصی پروگرام میں خوش آمدید کہا اور پھر خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف، پروگرام کی تفصیلات، مقررین کا تعارف نیز امن کے لئے جماعت کی خدمات کا مختصر ذکر کیا۔

اس امن سمپوزیم میں پہلا خطاب مکرم ڈاکٹر سائمن بسوتیل (Hon. Dr Simon Busuttil) صاحب ممبر آف یورپین پارلیمنٹ کا تھا۔ موصوف پیشہ کے اعتبار سے وکیل ہیں اور یورپین افیئرز میں سپیشلائز کیا ہے۔ آپ 2004ء سے مالٹا کی طرف سے ممبر آف یورپی پارلیمنٹ ہیں اور بطور Head of Maltese Delegation to the European Parliament خدمات بجالا رہے ہیں اور یورپی پارلیمنٹ میں آپ European People's Party کو لیڈ کرتے ہیں اور مختلف کمیٹیوں کے سربراہ اور بطور ممبر کے کام کر رہے ہیں۔ قومی اور یورپین سطح پر آپ کو نہایت عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

آپ نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ یہ میرے لئے نہایت خوشی کا موقع ہے اور میں پہلی بار اس طرح کے امن سمپوزیم میں شامل ہو رہا ہوں۔ آپ نے بیان کیا کہ مذہب اور سیاست ایک چیز نہیں ہیں تاہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ احترام کے رشتہ کے ساتھ معاشرے کی ترقی کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ جو لوگ دین حق کو ایک شدت پسند مذہب سمجھتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے خیالات کے بارے میں دوبارہ سوچیں کیونکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

دوسرا خطاب مکرم ایوارسٹ بارتولو (Hon. Evarist Bartolo) صاحب ممبر آف مالٹا پارلیمنٹ کا تھا۔ موصوف 1992ء سے مسلسل پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو رہے ہیں۔ آپ ایجوکیشن منسٹر کے طور پر خدمات بھی بجالا چکے ہیں۔ آپ کو اپنی پارٹی کی طرف سے تعلیم، یورپی افیئرز، سیاحت، کلچر، یوتھ اور میڈیا سے متعلق بطور ترجمان کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ موصوف اس وقت بطور شیڈو منسٹر آف ایجوکیشن کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ ایک نہایت اچھے، تحمل مزاج اور منجھے ہوئے سیاستدان کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

آپ نے اس پروگرام میں خطاب کی دعوت پر شکریہ ادا کیا اور خلیل جبران کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کیا کہ مختلف مذاہب ایک ہی ہاتھ کی مختلف انگلیوں کی طرح ہیں۔ اور بیان کیا کہ مذاہب عالم مختلف ضرور ہیں مگر ایک ہی حقیقت کی طرف گامزن ہیں اس لئے تمام مذاہب کو مکمل عزت و احترام دینا چاہئے۔ مذہب سیاست میں بہت کردار ادا کرسکتا ہے مگر مذہب اور سیاست کو الگ رہنا چاہئے انہیں آپس میں ملانا نہیں چاہئے۔ دنیا کے تمام بڑے مذاہب کو ایک دوسرے کے ساتھ احترام کے رشتہ میں منسلک ہونا چاہئے اور لوگوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ انسانی بنیادی حقوق کے بارے میں آپ کا کہنا تھا کہ یہ حقوق عالمی ہیں اور انہیں تمام ممالک میں یقینی بنایا جانا چاہئے۔

اس کے بعد مکرمہ انجیل دگوارا (Ms. Angele Deguara) صاحبہ نے تقریر کی جو مالٹا کی تیسری سیاسی پارٹی مالٹا گرین پارٹی کی سوشل پالیسی کی ترجمان ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ آج کا پروگرام اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہمارا معاشرہ ایک دوسرے کے لئے زیادہ مثبت جذبات کے لئے ترقی کر رہا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ مالٹا میں دوسرے مذاہب کے رہنے والوں کو بھی برابری کی سطح پر حقوق اور تکریم حاصل ہونی چاہئے اسی طرح سکول میں بھی تمام طلباء کو اپنے مذہب کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع حاصل ہونا چاہئے نہ کہ صرف رومن کیتھولک مذہب کی تعلیم، اسی طرح مختلف ثقافتوں اور روایات کو مالٹی سوسائٹی میں برابری کا مقام ملنا چاہئے۔

عیسائیت کے نمائندہ پادری مکرم ایڈگار بسوتیل (Fr Edgar Busuttil) صاحب نے ’جمہوریت، حقوق انسانی اور عیسائیت‘ کے عنوان پر خطاب کیا۔ آپ نے جماعت کی طرف سے خطاب کی دعوت پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس امن سمپوزیم میں خطاب کا موقع مل رہا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اسے مکمل آزادی عطا کی۔ اسی لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو تبلیغ کی مگر کسی کو بھی ماننے پر مجبور نہیں کیا اور آپ نے اپنے عمل سے دکھایا کہ ہر انسان بہت محترم اور قابل تکریم ہے۔

احمدیت کی نمائندگی میں مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے ”جمہوریت، حقوق انسانی اور (دین)“ کے عنوان پر بڑا مدلل خطاب کیا۔

تقاریر کے بعد مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر صاحب جرمنی نے حاضرین کو سوالات اور تاثرات کے لئے دعوت دی۔ مختلف لوگوں نے اپنے تاثرات بیان کئے اور مقررین سے سوالات پوچھے۔ بعد میں آپ نے تمام مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ تمام حاضرین کی خدمت میں چائے، کافی، مشروبات اور دوسرے لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اس دوران حاضرین محفل سے مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے کا بھی موقع ملا اس طرح مزید تعارف وسیع ہوا اور مہمانوں کو جماعت سے متعلق مزید معلومات بتانا کا موقع حاصل ہوا۔ آنے والے مہمان جماعت احمدیہ کے حسن انتظام، امن کے لئے کاوشوں اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے۔

میڈیا کوریج

اس امن سمپوزیم سے متعلق مختلف اخبارات میں اعلانات شائع کروائے گئے۔ اسی طرح ایک اخبار اور ایک ٹی وی چینل نے اس پروگرام کی کوریج کی۔ پروگرام کے بعد ایک پریس ریلیز تیار کر کے میڈیا کو ارسال کی گئی۔ ایک ٹی وی چینل نے چند دن بعد خاکسار کو اپنے سٹوڈیو بلاکر اس امن سمپوزیم سے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے جوابات رات کے خبرنامہ میں نشر کئے گئے اس خبر کا دورانیہ تقریباً پانچ منٹ تھا۔

ممبر آف پارلیمنٹ و شیڈو فارن منسٹر کے تاثرات

مکرم ڈاکٹر جارج ویلا (Hon. Dr George Vella) صاحب ممبر آف پارلیمنٹ و شیڈو فارن منسٹر صاحب کو جب امن سمپوزیم میں شمولیت کی دعوت ارسال کی گئی تو سفر میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے پروگرام میں شامل نہ ہوسکنے پر معذرت کی نیز لکھا کہ ”اگلی دفعہ میں ضرور کوشش کرکے اس پروگرام میں شامل ہوں گا۔ تاہم میں آپ کے پروگرام کی مکمل کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ امن کے فروغ کے لئے آپ کی جدوجہد سے تمام مطلوبہ نتائج حاصل ہوں۔“

امریکی سفارت خانہ کے وائس کونسلر کے تاثرات

مالٹا میں امریکی سفارت خانہ کے وائس کونسلر و نائب سیکرٹری پولیٹیکل و اکانومک سیکشن مکرم مائیکل کرسٹی (Michael D. Christie) صاحب نے امن سمپوزیم میں شمولیت کے بعد اپنے تاثرات میں لکھا کہ ”یہ میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ مجھے امن سمپوزیم میں شمولیت کا موقع ملا؛ یہ نہایت معلوماتی اور دلچسپ تھا اور آپ نے نہایت قابل مقررین کا انتخاب کیا۔ آپ نے امن، خیر سگالی اور بنی نوع انسان کی خوشحالی کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔“

ایک فلاحی تنظیم کی چیئرپرسن کے تاثرات

ایک فلاحی تنظیم کی چیئرپرسن مکرمہ Freya Griffiths صاحبہ نے اپنے تاثرات میں لکھا کہ ”یہ ایک نہایت ہی قابل قدر اور سوچنے پر مجبور کرنے والا سمپوزیم تھا جس میں مذہب اور سیاست کے تعلقات پر ایک واضح اور حساس طریق پر گفتگو کی گئی۔ مالٹا میں اس قسم کا پروگرام یقیناً قابل قدر ہے۔ آپ سب کا بہت شکریہ“۔

نمائش کتب مقدسہ

حضرت سیدنا مسیح موعود کے اس مصرعے ”ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف“ کے مصداق ٹھہرتے ہوئے اس دفعہ جماعت احمدیہ مالٹا کو اس امن سمپوزیم کے ساتھ ساتھ ”نمائش

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

تاریخ احمدیت سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والے چند رفقاء حضرت مسیح موعود

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے بذریعہ ٹرین سیالکوٹ جائیں تو راستہ میں پہلا سٹیشن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کا آتا ہے، یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود جب سفر سیالکوٹ پر تشریف لاتے تو اسی راستے سے گزرتے۔اس کے علاوہ اس شہر کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ یہاں کے بعض احباب کو حضرت اقدس مسیح موعود کے پاک رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور نہایت نیک اور مخلص وجود کے طور پر ابھر کر سامنے آئے اور اپنے عہدِ بیعت کو نبھاتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئے۔ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے نام اور کام زندہ رکھیں اور اپنی زندگیاں بھی اسی طرز پر ڈالیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''کس قدر افسوس کا مقام ہوگا اگر اپنی جماعت کے ان لوگوں کو فراموش کر دیا جاوے جو انتقال کر گئے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 156)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس زمانے میں پھر ہمیں اس ضروری امر کی بار ہا تذکیر فرمائی ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 17/اکتوبر 2003ء میں فرمایا:

''....یہ لوگ خاموشی سے آئے اور محبت و تعلق وفا اور اطاعت کی مثالیں رقم کرتے ہوئے خاموشی سے چلے گئے۔ایسے مخلصین کی اولادوں کو چاہئے کہ اپنے ایسے بزرگوں کے واقعات قلمبند کریں اور جماعت کے پاس محفوظ کروائیں اور اپنے خاندانوں میں بھی ان روایتوں کو جاری کریں اور اپنی نسلوں کو بھی بتاتے رہیں کہ ہمارے بزرگوں نے یہ مثالیں قائم کی ہیں اور ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔ جہاں ہم ان بزرگوں پر رشک کرتے ہیں کہ کس طرح وہ قربانیاں کر کے امام الزماں کی دعاؤں کے وارث ہوئے وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ آج بھی ان دعاؤں کو سمیٹنے کے مواقع موجود ہیں۔ آئیں اور ان وفاؤں، اخلاص، اطاعت، تعلق اور محبت کی مثالیں قائم کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ یاد رکھیں جب تک یہ مثالیں قائم ہوتی رہیں گی زمینی مخالفتیں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2003ء صفحہ 9)

آئیے سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والے بعض رفقاء احمد کا ذکر پڑھیں۔

حضرت بابو الٰہی بخش صاحب

حضرت بابو الٰہی بخش صاحب ولد فضل دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور ریلوے میں ملازم تھے، آپ کے سن بیعت کا قطعی علم نہیں۔ محترم حاجی بابو محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر (بیعت 1908ء-وفات 16 اکتوبر 1966ء بہشتی مقبرہ ربوہ) آپ ہی کے ذریعہ وابستہ احمدیت ہوئے، وہ بیان کرتے ہیں:

''1900ء سے میرا تعارف بسلسلہ ریلوے ملازمت بابو الٰہی بخش صاحب مرحوم سے (جو بہشتی مقبرہ میں آرام فرما رہے ہیں) اور خان صاحب منظور الٰہی سے ہوا، بٹھنڈہ ہمارے دفتر کا ہیڈ کوارٹر تھا، اول الذکر احمدی ہونے کے بعد وقتاً فوقتاً مجھے (دعوت) احمدیت کرتے رہتے تھے.... بھائی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے میرے نام رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو جاری کروایا تھا.... بھائی الٰہی بخش مرحوم کا نمونہ میرے لیے بڑا دلربا تھا آخر میں نے آں مرحوم سے وعدہ کر لیا کہ میں حضرت صاحب کو سچا تسلیم کرتا ہوں لیکن میں بیعت تو حضور کے ہاتھ پر ہی کروں گا (تحریری طور پر بیعت میرے واسطے ایک اجنبی سا معاملہ تھا) کاش میں ان کی بات کو مان لیتا....''

(الحکم 21/اگست 1934ء صفحہ 8)

آپ ایک نیک طبیعت شخصیت کے مالک تھے، 1906ء میں جب نظام وصیت کا آغاز ہوا تو آپ اول طور پر اس کے شاملین میں سے ہوئے آپ کا وصیت نمبر 81 تھا۔آپ جماعت احمدیہ سمبڑیال کے پریذیڈنٹ رہے وہاں کے سیکرٹری جماعت حضرت ملک سراج الدین صاحب نے ایک رپورٹ میں لکھا:

''انجمن احمدیہ سمبڑیال کے پریذیڈنٹ بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر ہیں جو آج کل ارولی ریاست بہاولپور میں ملازم ہیں۔آپ نہایت مخلص و متقی ہیں خدا تعالیٰ آپ کی نصرت فرماوے۔''

(الفضل 28 نومبر 1915ء صفحہ 10 کالم 3)

اپریل 1915ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے ایک انجمن ''معین الیتٰمی'' قائم ہوئی جس کے سیکرٹری مکرم حسن محمد خان صاحب مقرر ہوئے، حضرت بابو صاحب بھی اس انجمن کے مخلص ممبر تھے۔

(الفضل 24 اکتوبر 1916ء صفحہ 2)

حضرت اقدس مسیح موعود سے عقیدت کا اظہار آپ کے اس خط سے بھی ہوتا ہے جس میں آپ نے حضرت مصلح موعود کے خطبہ جمعہ پڑھنے کے بعد تخت محل سے لکھا کہ ''حضرت اقدس کا خطبہ جمعہ متعلقہ خواجہ صاحب پڑھا اللہ اللہ حضرت مسیح موعود کا وقت یاد آ گیا اور ایمان کی تازگی کا باعث ہوا۔''

(الفضل 3 اکتوبر 1915ء صفحہ 1)

20 جولائی 1913ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کے بیٹے کی بسم اللہ کرائی، اخبار بدر نے لکھا: ''گزشتہ اتوار کی شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر کے بیٹے کو بسم اللہ کرائی اور تین مرتبہ سورۃ فاتحہ کہلوائی بعد ازاں جماعت کے ساتھ دعا فرمائی۔'' (بدر 24 جولائی 1913ء)

آپ کے والد محترم فضل دین صاحب نے 1910ء میں وفات پائی۔

(بدر 22 دسمبر 1910ء صفحہ 1 کالم 3)

آپ نے 9/اکتوبر 1917ء کو بعمر تقریباً 38 سال وفات پائی خبر وفات دیتے ہوئے حضرت ملک سراج الدین صاحب نے لکھا ''برادر بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر جو نہایت نیک اور مخلص نوجوان تھے لاہور میں فوت ہو گئے ہیں۔'' (الفضل 22 ستمبر 1917ء صفحہ 12 کالم 3)

چونکہ موصی تھے لہٰذا جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان لے جایا گیا اور وہیں تدفین ہوئی۔ حضرت مصلح موعود ان دنوں شملہ سفر پر تھے حضور نے وہاں حضرت بابو الٰہی بخش صاحب اور آپ کے ساتھ اہلیہ حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب بھیروی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(الفضل 29 ستمبر 1917ء صفحہ 2 کالم 2)

آپ کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے 13 جنوری 1951ء کو حیدر آباد سندھ میں اپنے بیٹے کے ہاں وفات پائی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ (وصیت نمبر 1378) تھیں، حیدر آباد میں ہی دفن ہوئیں یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ نمبر 24 میں لگا ہوا ہے۔

آپ کی اولاد

1۔مکرم عبداللہ صاحب (وفات 1915ء)

(الفضل 29 جون 1915ء صفحہ 2)

2۔مکرم بابو عطاء اللہ صاحب

3۔محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق ناظر مال خرچ و ناظر اعلیٰ ثانی (وفات 27 نومبر 1977ء)

4۔محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت بابو فتح محمد شرما صاحب

حضرت ملک حسن محمد صاحب

حضرت ملک حسن محمد صاحب ولد امیر بخش صاحب 1904ء میں احمدیت کے ساتھ وابستہ ہوئے اور تادم آخر اس تعلق بیعت کو نبھایا، آپ حضور کے متعلق اپنی روایات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خاکسار نے جنوری 1904ء تحریری بیعت کی اُس وقت خاکسار بسلسلہ تجارت ملک دکن ضلع شہلاپور میں تھا، ماہ مئی 1904ء حاضر خدمت حضرت مسیح موعود ہوکر یدِ مبارک پر بیعت کی، الحمدللہ۔ حضور ایک دن سیر کو تشریف لے گئے خاکسار بھی ساتھ ہوگیا کسی نے عرض کی کہ ایک صاحب قرآن کریم کے حافظ آئے ہیں اور قرآن اچھا پڑھتے ہیں، غالباً جہاں پر اس وقت گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو رہا ہے حضور گھاس پر بیٹھ گئے اور حافظ جی نے قرآن پڑھنا شروع کیا، اس وقت حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اسی وقت کا واقعہ ہے یا کسی دوسری حاضری کا، حضور فجر کی نماز کے لیے تشریف لائے بعد نماز حضور نے خدام سے مخاطب ہوکر فرمایا رات کو سارنگیاں طنبورے کہاں بجتے رہے؟ کسی نے عرض کیا حضور! مرزا نظام الدین صاحب نے کنچنی کو بلایا ہے اور بیس روپے رات کا وعدہ کیا ہے رات بھر مرزا نظام الدین کے ہاں ناچ ہوتا رہا ہے، حضور پُر نور نے لمبی آہ بھر کر فرمایا اللہ! یہ کس قدر نمک حلال ہے بیس روپے کے عوض میں ساری رات ناچتی گاتی رہی اور جاگی ہے ہم اپنے حقیقی خالق و مالک کے لیے ایک دو گھنٹے بھی نہیں جاگ سکتے جس نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے متمتع فرمایا ہوا ہے۔اور ان فقروں کو دو تین دفعہ دہرایا۔

4/اپریل 1905ء کے زلزلہ کے بعد جب حضور باغ میں ایک کچے مکان میں رونق افروز تھے خاکسار بھی حاضر خدمت ہوا، جمعہ کا دن تھا جمعہ بھی باغ میں پڑھتے تھے حضور تشریف لائے اور فرمایا گھر میں یعنی حضرت (اماں جان) صاحبہ بوجہ تپ شدید کے سخت بیمار تھیں میں نے دعا کی الہام ہوا اِنَّ مَعِی رَبّی سَیَھْدِین بعد کسی نے زور سے آواز دی تپ ٹُوٹ گیا جس وقت سے یہ الہام ہوا ہے گھر میں صحت کے آثار بسرعت نمودار ہو رہے ہیں بخار تو بالکل اُتر گیا ہے اور دردِ سر بھی جو بشدت تھا، غائب ہو گیا ہے۔

ستمبر یا اکتوبر 1906ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار اور مکرمی ملک سراج الدین حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک رات قادیان میں ٹھہرے، جمعہ یا ظہر کی نماز کے بعد ہم دونوں نے اجازت طلب کی، حضور ترکی ٹوپی سر پر زیب فرمائے دروازہ پر تشریف فرما ہوئے ہم دونوں

خدام نے اجازت مانگی، حضور نے فرمایا ٹھہرو جلدی کیوں کرتے ہو؟ مکرمی سراج دین نے عرض کی حضور آٹھ ملازم لاہور بٹھا کر شرف زیارت کے لیے حاضر ہوئے ہیں وہ ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے اور ہم بسلسلہ تجارت بمبئی جارہے ہیں، حضور نے فرمایا اچھا عصر کی نماز پڑھ کر جائیں، پھر مرحوم نے عرض کی کہ حضور پھر گاڑی نہیں ملے گی، حضور نے پھر اپنے خدام کو رخصت کردیا۔

حضور سے اصرار کرکے اجازت تو ہم نے لے لی مگر اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ہم بٹالہ پہنچے تو گاڑی رخصت ہوچکی تھی رات بٹالہ ہی میں بسر کرنی پڑی، صبح ہم دونوں بھائیوں ہاں احمدی بھائیوں میں لڑائی شروع ہوگئی اور بمبئی تک وہ سلسلہ لڑائی شروع رہا، میرے دل نے محسوس کیا کہ یہ سب کچھ حضور کے ارشاد پر اصرار کی وجہ ہے، میں نے حضور کی خدمت میں لگاتار معافی کے خطوط ارسال کرنے شروع کیے۔ نتیجہ یہ ہوا سارا سال محنت کی لیکن کمایا ایک پیسہ بھی نہیں لیکن اخی المکرّم ملک سراج الدین متواتر دو سال سفر میں ہی رہے آخر دو سال کے بعد بہت سا نقصان اٹھا کر واپس گھر آئے، واقعہ تو بہت لمبا ہے مگر میں نے اختصار کے ساتھ لکھ دیا ہے تا دوست اس سے عبرت اور فائدہ حاصل کریں۔

غالباً 1906ء یا 1907ء کا واقعہ ہے خاکسار قادیان آیا معلوم ہوا کہ حضور کے سر مبارک میں کوئی کیل یا کھونٹی اُٹھتے وقت لگ گئی ہے اور بہت سا خون نکلا ہے جس کی وجہ سے تکلیف ہے اور باہر تشریف نہیں لاتے، ہم چند خدام اکٹھے ہوگئے اور حضور پُرنور کی خدمت میں زیارت کی درخواست پیش کی، حضور نے ازراہ شفقت ہمیں اندر آنے کی اجازت بخشی، ہم سب سات آٹھ مہمان تھے اندر داخل ہوئے حضور ایک بڑے پلنگ پر مسند نشین تھے اپنے خدام کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے مصافحہ کا شرف بخشا پھر حضور ایک چھوٹی چارپائی پر بیٹھ گئے اور اپنے خدام کو اُس بڑے پلنگ پر بیٹھنے کا حکم فرمایا، پھر سلسلہ کلام حضور کے اس زخم پر شروع ہوا حضور نے فرمایا ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں خون کا نکلنا ہی مفید ہو شاید اسی وجہ سے فصد ہوگیا ہے۔ مفہوم

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 164-162)

آپ 1938ء سے پہلے ہجرت کرکے قادیان دارالامان چلے آئے اور حلقہ بیت مبارک میں رہائش پذیر رہے، تقسیم ملک کے بعد پاکستان آگئے۔ آپ نے 16/اپریل 1959ء کو کراچی میں وفات پائی جنازہ کراچی سے ربوہ لایا گیا جہاں حضرت مصلح موعود کی اجازت سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور میت کو کندھا بھی دیا بعد ازاں بہشتی مقبرہ قطعہ رفقاء میں تدفین ہوئی۔ آپ کے تین بیٹے تھے:

1۔ ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ
2۔ ملک نصراللہ خان صاحب ایشو افریقن کمپنی کراچی (وفات دسمبر 1968ء)
3۔ ملک محمد عبداللہ صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(الفضل 21 اپریل 1959ء صفحہ 8-1)

حضرت ملک سراج الدین صاحب

حضرت ملک سراج الدین صاحب قوم ککے زئی تجارت سے وابستہ تھے، آپ کے حالات زندگی کا بھی زیادہ علم نہیں صرف حضرت ملک حسن محمد صاحب کی روایات (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 164-162) میں درج ذیل ذکر ملتا ہے جس کا ذکر پہلے گزرا ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے ٹانڈہ بروڑ ریاست اندور (بھارت) سے دعا کی درخواست کا ایک عریضہ اخبار میں چھپوایا جس میں لکھا:

"جملہ بزرگان کی خدمت میں نہایت عاجزی سے التماس ہے کہ برائے خدا میرے حال پر رحم فرما کر خاص محبت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عمل صالحہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ دوم حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر دراز کرے اور اس گنہگار کو آپ کی زیارت سے جلد مشرف فرماوے ......میرے والدین کی مصیبتیں اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان کو حضرت مسیح موعود کی پہچان بخشے اور نورِ ہدایت سے مالا مال کرے۔"

(بدر 23 مارچ 1911ء صفحہ 7 کالم 2,3)

حضرت ملک سراج الدین صاحب نے 1917ء کے اواخر میں وفات پائی۔

(الفضل 25 دسمبر 1917ء صفحہ 2 کالم 1)

(نوٹ: سمبڑیال میں مکرم مولوی سراج الدین صاحب نامی ایک اور بزرگ شخصیت بھی گزری ہیں جو کہ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے، وہ رفقاء احمد میں شامل نہیں تھے انہوں نے خلافت اولیٰ میں بیعت کی اور یکم دسمبر 1964ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں جگہ پائی)

حضرت ملک اللہ رکھا صاحب

حضرت ملک اللہ رکھا صاحب بھی زمرہ رفقاء حضرت اقدس میں شامل تھے، آپ کے حالات زندگی معلوم نہیں ہوسکے صرف اعلان وفات اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے کہ:

"ملک اللہ رکھا صاحب سمبڑیال جو مخلص (رفیق) تھے 19/اکتوبر کو وفات پاگئے .... دعائے مغفرت کی جائے۔"

(الفضل 29 اکتوبر 1939ء صفحہ 2)

آپ کے ایک بیٹے حضرت ملک امام الدین صاحب کو بھی حضرت اقدس کے رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا جن کا ذکر خیر ذیل میں کیا جاتا ہے:

حضرت ملک امام الدین صاحب

حضرت ملک امام الدین صاحب 1890ء میں پیدا ہوئے پندرہ سال کی عمر میں بیعت حضرت اقدس کی توفیق پائی اور 4/نومبر 1969ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ نمبر 8 میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر آپ کے بھتیجے محترم ملک سعید احمد صاحب ولد ملک محمد شفیع صاحب نے لکھا:

"میرے محترم تایا صاحب مرحوم حاجی ملک امام الدین صاحب سمبڑیالوی فرزند اکبر محترم ملک منشی اللہ صاحب نہایت ملنسار، نیک اور پرہیزگار تھے۔ ان کی زندگی کے بعض واقعات بہت ہی سبق آموز ہیں قیام پاکستان کے فوراً بعد آپ پنجاب تشریف لے آئے مگر آپ کو علم نہیں تھا کہ ایسے حالات درپیش ہوں گے کہ بعد میں سفر پر پابندی عائد ہوجائے گی، یہاں آکر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی اور حضور سے ہدایات لے کر ان پر عمل کیا جس کے نتیجے میں آپ کی تمام جائیداد اور سرمایہ محفوظ رہا اور آپ بخیریت ہندوستان سے مستقل طور پر پاکستان ہجرت کرآئے واپس تشریف لانے کے بعد آپ لاہور گئے تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران آپ نے عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کاروبار میں مدد فرمائے میں ایک سال کی آمدنی خرچہ نکال کر تحریک جدید کو دوں گا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سال بیس ہزار روپیہ نفع دیا، دس ہزار روپیہ اپنے خرچ کے لیے اور دس ہزار روپیہ تحریک جدید کا اپنی جیب میں ڈال کر آپ کراچی سے سمبڑیال کے لیے جارہے تھے کہ راستے میں دس ہزار روپیہ چوری ہوگیا اور دس ہزار روپیہ آپ نے تحریک جدید کا ادا کیا، آپ نے حضور سے چوری کا واقعہ بیان کیا تو حضور اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو اور دے گا گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ خدا تعالیٰ کا شاکر رہنا چاہئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو آپ نے تین سال کے لئے مبلغ ساٹھ روپے کا وعدہ کیا آپ نے ساٹھ روپے یک مشت ادا کردیے، دوسرے سال آپ کو مرکز سے اطلاع ملی کہ آپ کے نام ساٹھ روپے ایک سال کا وعدہ ہے آپ ہر سال ساٹھ روپے ادا کریں، اس سال آپ کو کاروبار میں بہت نفع ہوا تھا تو آپ نے کہا 60 روپیہ نہیں میں ایک ہزار روپیہ دیتا ہوں۔ آپ چندہ کی ادائیگی میں بہت چوکس رہتے تھے ہر تحریک میں حصہ سب سے پہلے لیتے تھے اور بڑھ چڑھ کر لیتے تھے، فرمایا کرتے تھے جب اتنا خود بھی کھاتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ ہر مالی تحریک میں حصہ لیں۔

مجھ سے اکثر جب ملاقات ہوتی تو فرمایا کرتے چندہ کی ادائیگی ضرور کرتے رہا کرو۔ روزنامہ الفضل کا روزانہ مطالعہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ الفضل پڑھنے سے مقصد یہ ہے کہ مرکز کے حالات سے ہم باخبر رہیں گے۔ مہمان نوازی میں ہمیشہ چوکس رہتے تھے، مرکز سے کوئی نمائندہ آتا تو آپ ان کی خدمت کرنا اپنا فرض خیال کرتے اور اس کی ہر بات کا خیال رکھتے تھے۔

عرصہ تک سمبڑیال کی جماعت میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے فرائض سرانجام دیتے رہے.....۔"

(الفضل 26 اگست 1971ء صفحہ 4)

حضرت ملک نبی بخش صاحب

سمبڑیال سے تعلق رکھنے والے رفقاء احمد میں ایک اور نام حضرت ملک نبی بخش صاحب کا بھی ہے آپ کے حالات زندگی بھی معلوم نہیں ہوسکے، 13 جون 1943ء کو وفات پائی، خبر وفات دیتے ہوئے محترم ملک ظہور احمد صاحب سمبڑیالوی نے لکھا:

"میرے ماموں ملک نبی بخش صاحب 13 ماہ جون سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں فوت ہوگئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے۔"

(الفضل یکم جولائی 1943ء صفحہ 2)

حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب

حضرت سید ولایت شاہ صاحب ولد پیر حسین شاہ صاحب قوم سید فاروقی اصل میں میراں پنڈی ڈاک خانہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے، تقریباً 1882ء میں پیدا ہوئے۔ 1897ء میں آپ امریکن مشن ہائی سکول میں پڑھتے تھے جہاں آپ کو جماعت احمدیہ سے آگاہی ہوئی اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، ابتدا میں آپ سکول ماسٹر تھے بعد میں ذاتی محنت اور جدوجہد سے ڈاکٹری کی طرف توجہ کی اور لاہور میڈیکل سکول سے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا، 1913ء میں آپ کینیا (مشرقی افریقہ) چلے گئے اور باقی ساری عمر وہیں گزاری درمیان میں چند سال قادیان میں بھی قیام کیا۔ آپ اپنی قبول احمدیت کی ایمان افروز داستان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں 1897ء میں شہر سیالکوٹ کے امریکن مشن ہائی سکول کی پانچویں جماعت میں تعلیم حاصل کرتا تھا پہلے بورڈنگ ہاؤس میں رہتا تھا پھر اپنے انگریزی کے استاد کی سفارش پر آغا محمد باقر خان صاحب قزلباش رئیس کے ہاں ان کے دو

برادران خورد کا ٹیوٹر مقرر ہوا اور ایک الگ چوبارہ رہائش کے واسطے دیا گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کی نسبت سنا ہوا تھا لیکن چونکہ یہ اپنے پرانے رسمی عقائد کے مطابق نہ تھے اس لیے تحقیق کی طرف بھی توجہ نہ دی علاوہ ازیں عوام کچھ ایسے غلط پیرائے میں حضرت اقدس کی تعلیم پیش کرتے تھے کہ دل میں نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد شہر میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی اور کثرت سے لوگ مرنے لگے۔ ایک دن نیچے بازار میں دیکھا تو کئی جنازے اور ارتھیاں گزر رہی تھیں اور ان کے لواحقین ماتم کرتے جارہے تھے اس عبرت ناک نظارے سے مجھے خیال آیا کہ یہ ایک متعدی بیماری ہے ممکن ہے کہ مجھ پر بھی حملہ کردے اور اگر خدانخواستہ موت آجائے تو مجھ جیسا نالائق انسان خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سے نیک اعمال پیش کرے گا پھر اعمال حسنہ تو ایک طرف رہے چھوٹی سی عمر میں اپنے گاؤں کی (بیت) میں پڑھا ہوا قرآن کریم بسبب تلاوت نہ جاری رکھنے کے بھول چکا ہے، یہ درست ہے کہ میں اپنی کلاس میں اوّل ہوں لیکن عقبیٰ میں یہ تو نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے انگریزی وحساب وغیرہ میں کتنے نمبر حاصل کیے؟ اس خیال سے اتنی ندامت محسوس ہوئی کہ دل میں مصمم ارادہ کرلیا کہ قرآن شریف کو ازسرِنو کسی نہ کسی سے ضرور صحیح طور پر پڑھوں گا پہلے خود قرآن کریم کو کھول کر پڑھا لیکن یقین نہ آیا کہ میں بالکل صحیح پڑھ رہا ہوں اس کے بعد سوچا کہ کسی مسجد کے ملاں سے پڑھوں لیکن ساتھ ہی یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ وہ کہے گا کہ تم اتنے بڑے ہوگئے ہو قرآن شریف بھی پڑھنا نہیں جانتے! آخرکار یہ ترکیب سوجھی کہ اگر کہیں کلام اللہ کا درس دیا جاتا ہو تو وہاں جاکر میں بھی بیٹھ کر قرأت سنتا رہوں اور صحیح قرأت کے علاوہ ترجمہ بھی سیکھ جاؤں۔ اِدھر اُدھر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سوائے احمدیہ بیت کے اور کہیں درس نہیں ہوتا، میں نے دل میں کہا کہ خیر قرآن کریم سن لیا کروں گا ان کے عقائد اور تعلیم کے بارہ میں بالکل توجہ نہیں دوں گا۔ جب میں جانے لگا تو آغا صاحب نے روکا اور کہنے لگے کہ اگر تم وہاں گئے تو ضرور مرزائی ہوجاؤ گے، میں نے اُن کو یقین دلایا کہ میں مرزائی بننے نہیں جارہا صرف قرآن شریف سننے جارہا ہوں وہ نہ مانے۔ لیکن اگلے دن موقعہ پاکر میں (بیت) احمدیہ میں پہنچ گیا حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم ان دنوں درس دیا کرتے تھے میں بلاناغہ ہر روز درس میں حاضر ہوجاتا تھا اور حقائق ومعارف سنتا رہتا تھا جب کبھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم قادیان سے آکر درس دیتے تھے تو ان کے رعب کی وجہ سے ہمارے غیر احمدی استاد بھی درس میں حاضر ہوجاتے تھے۔ گو مجھے خاص طور پر (دعوت الی اللہ) نہیں کی گئی لیکن قرآن کریم کے درس کے دوران میں ہی میرے سب شکوک رفع ہوگئے اور معلوم ہوگیا کہ سلسلۂ احمدیہ پر سب الزامات بے بنیاد ہیں ان میں ذرا بھی صداقت نہیں، آخر میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ چند دنوں کے (بعد) منظوری کا جواب آگیا اور میں خوش قسمتی سے احمدیت کی آغوش میں آگیا۔ میں تحدیث نعمت کے طور پر عرض کردینا چاہتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے شریف خاندان میں پیدا کیا، ڈاکٹری ایسا شریف پیشہ سیکھنے کی توفیق دی، میری اکثر دعائیں قبول فرمائیں سب مرادیں پوری کیں، رزق دیا، اولاد دی اور سب سے بڑھ کر جو نعمت عطا فرمائی وہ حضرت مسیح موعود کی شناخت تھی جس سے احمدی بننے کا فخر حاصل ہوا، آغا صاحب کی بات سچی نکلی لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں سیدھے رستے پڑ گیا۔

اب میں حضرت مسیح موعود کے کلمات طیبات جو حضرت کی زبان مبارک سے سنے، کی نسبت کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ 1906ء میں جب میں بلوچستان سے سکول ماسٹری چھوڑ کر لاہور میڈیکل سکول میں داخل ہونے کے لیے آیا تو داخلہ ہوچکا تھا لیکن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی سفارش سے ڈاکٹر پیری نے ملٹری کلاس میں داخل کرنا منظور کرلیا، پڑھائی شروع ہوئی ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ سیکنڈ، تھرڈ اور فورتھ ایئر والوں نے بعض شکایات کی وجہ سے ہڑتال کردی اور سکول جانا چھوڑ دیا جب میں نے کہا کہ ہم فرسٹ ایئر والوں کو کوئی شکایت نہیں تو ہم کس طرح ہڑتال میں شامل ہوں تو وہ قہر کی نظروں سے دیکھنے اور دھمکانے لگے اس پر ہمیں بھی شمولیت کے لیے مجبور ہونا پڑا کیونکہ نہ شامل ہونے والوں کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا تھا، پرنسپل صاحب نے جب بورڈنگ ہاؤس سے نکال دیا تو رائے میلا رام نے ہم کو اپنی ایک کوٹھی رہنے کے واسطے دے دی۔ جب ہڑتال طول پکڑ گئی تو میں نے اور شیخ عبدالحکیم صاحب بسمل نے جو میرے ہم جماعت تھے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب سے پوچھا کہ داخل ہوجائیں یا نہ؟ وہ کہنے لگے کہ ہم کچھ نہیں کہتے بڑے گھر جاؤ اور پوچھ آؤ۔ ہم رات کے دو بجے چوری چوری کوٹھی سے بھاگے اور اگلی صبح قادیان روانہ ہوگئے (بیت) مبارک میں پہنچے تو اپنا ماجرا بیان کیا، حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی تو حضور تشریف لائے اور ہمیں مخاطب کرکے فرمایا کہ میں ہڑتال کو بغاوت خیال کرتا ہوں اگر تم لوگوں کو کچھ شکایات ہیں تو لکھ کر باادب پیش کرو، اگر تم میرے مرید ہو تو واپس جاؤ اور سکول میں داخل ہوجاؤ ہم دونوں واپس آگئے اور اگلے دن کالج کے احاطہ کی پچھلی دیوار پر چڑھ کر اندر داخل ہوئے اور اپنے نام پھر درج رجسٹر کرائے، سامنے پھاٹک سے اندر جانا ناممکن تھا اگر کوئی بند گاڑی میں بھی بیٹھ کر جاتا تھا تو پکٹنگ والے ڈنڈوں سے گھوڑے، کوچوان اور سواریوں کا منہ توڑ دیتے تھے۔ چند دنوں کے بعد سارے طلباء داخل ہوگئے، سرغنے اور مانیٹر سکول سے نکال دیے گئے اور پڑھائی پھر شروع ہوگئی۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 1 صفحہ 177-173)

1913ء میں آپ کینیا مشرقی افریقہ تشریف لے گئے وہاں پر ہی گورنمنٹ ملازمت سے بطور اسسٹنٹ سرجن ریٹائر ہوئے اور پھر وہیں رہے۔ آپ نے قادیان میں بھی معقول جائیداد بنالی تھی جس کے عوض تقسیم ملک کے بعد کوئی claim نہیں کیا۔ آپ نے خدا کے فضل سے بھرپور زندگی گزاری۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، 1930ء میں نیروبی میں (بیت) احمدیہ کی تعمیر ہوئی جس کے اخراجات میں مقامی احباب نے بڑی فراخ دلی سے حصہ لیا حضرت ڈاکٹر صاحب نے بھی اس سلسلے میں 400 شلنگ ادا کیے۔

(الفضل 28 فروری 1930ء صفحہ 10 کالم 3)

حضرت ڈاکٹر صاحب نے 28 نومبر 1965ء کو تقریباً 83 سال کی عمر میں نیروبی (کینیا) میں وفات پائی اور نیروبی کے احمدیہ قبرستان میں دفن ہوئے آپ خدا کے فضل سے موصی تھے آپ کا وصیت نمبر 6035 تھا۔ آپ کی وفات پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (مربی) مشرقی افریقہ نے اخبار الفضل میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا:

......حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم بھی کینیا کے مختلف شہروں کسموں، نیری، مچاکوس، ممباسہ، نیروبی اور نکورو وغیرہ میں مقیم رہے اور اس عرصہ میں سلسلہ کا لٹریچر جہاں بھی رہے تقسیم کرتے رہے اور اپنے ملنے جُلنے والوں میں (دین حق) کی (دعوت الی اللہ) اور احمدیت کا تذکرہ کرتے رہے ہر جگہ اپنے نیک نمونہ سے خیرسگالی کی فضا پیدا کرنے میں کوشاں رہے۔ سلسلہ کے جس کام اور جس ضرورت کے لیے جب بھی اور جس وقت بھی تحریک کی گئی برابر حصہ لیتے اور بڑے شوق سے حصہ لیتے، چندوں کی ادائیگی کا عرصہ دراز تک یہ طریق رہا کہ جنوری یعنی سال کے شروع میں سال کا پیشگی چندہ ادا کردیتے وصیت کا، تحریک جدید کا اور اسی طرح بعض دوسرے چندے بھی۔ مقامی ضروریات، (دعوت الی اللہ)، تعمیر (بیوت) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں دل کھول کر مالی امداد دیتے رہے، گورنمنٹ کینیا کے محکمہ میڈیکل سے اسسٹنٹ سرجن ہوکر ریٹائر ہوئے اور ریٹائر ہونے کے بعد نیروبی میں پرائیویٹ پریکٹس شروع کردی، اپنے بیماروں کو معمول کے مطابق جاکر دیکھتے اور پھر ایک خاص وقت میں گھر پریکٹس کے لیے بیٹھتے، بیماروں کو دیکھنے جب جاتے تو پیدل سارا سفر کرتے۔ اپنے گھر میں پودوں کی دیکھ بھال خاص شغف سے کرتے۔ اس سے ان کی ورزش بھی ہوجاتی اور صحت کے قائم رکھنے میں مدد رہی، اپنے عرصہ ملازمت میں جہاں جہاں بھی رہے ڈاکٹر صاحب موصوف شجرکاری کا خاص خیال رکھتے ان کا یہ محبوب مشغلہ تھا بلکہ بعض ایسے درخت جو حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ہسپتالوں اور ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کے مکانوں کے آس پاس لگوائے ان کے لڑکوں نے ان کے پھل بھی کھائے۔ ایک دفعہ نیروبی سے سَو میل کے فاصلہ پر ایک نہایت ہی پُرفضا جگہ نیری (Nyeri) میں ان کے لڑکے مرحوم ڈاکٹر سید انور شاہ صاحب کو ملنے گیا وہ اس جگہ کے ہسپتال کے انچارج لگے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ حضرت ڈاکٹر صاحب نے یہ لوکاٹ کے درخت لگائے تھے اور اب میں اس کے پھل کھاتا ہوں۔

سلسلہ کے لٹریچر میں جو مشرقی افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے اور (دین حق) کی برتری وعظمت کو قائم کرنے میں بہت ہی مفید ثابت ہوا، ان کی اشاعت میں مالی امداد آپ دیتے رہے قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ، کشتی نوح کے سواحیلی ترجمہ میں آپ نے اور آپ کے بیٹوں نے بلکہ بعض بیٹیوں نے بھی حصہ لیا۔

پرانے بزرگوں کی بالخصوص ان کے دل میں بہت قدر وعظمت تھی ان کا اکثر ذکر خیر کرتے، سلسلہ کے خدام سے اختلاف ہوتا تو خاموشی سے اصلاح حال کی کوشش فرماتے، پابند شریعت تھے، بچوں کی دینی تعلیم وتربیت ذاتی توجہ اور کوشش سے کی ہے اور اپنے لڑکوں کو بچپن میں ہی قادیان بھجوا دیا چنانچہ قادیان کی تعلیم وتربیت کی برکت سے سب بچے سلسلہ کے خادم اور سلسلہ سے اخلاص رکھنے والے ہیں......۔

(الفضل 5 دسمبر 1965ء صفحہ 4)

آپ خدا کے فضل سے تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے آپ کا نام اسماء مجاہدین نیروبی (مشرقی افریقہ) کے تحت 5485 نمبر پر درج ہے آپ کے اُنیس سالہ چندے کی کل رقم -/8340 روپے ہے آپ کے ساتھ ہی 5486 نمبر پر آپ کی اہلیہ صاحبہ کے -/1895 روپے چندے کا ذکر ہے۔ آپ کی اہلیہ کا نام محترمہ امیر بیگم صاحبہ تھا جنہوں نے 27 مئی 1979ء کو انگلستان میں وفات پائی، آپ کی اولاد میں:

1۔ سید محمد اقبال شاہ صاحب 2۔ ڈاکٹر سید محمد انور شاہ صاحب 3۔ سید محمد سرور شاہ صاحب 4۔ سید بشیر احمد شاہ صاحب 5۔ سید نصیر احمد شاہ صاحب 6۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ 7۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ناصر احمد شاہ صاحب ابن حضرت سید ناصر شاہ صاحب یکے از 313 رفقاء احمد۔

مکرم نواب دین صاحب

سابق منشی سنگھ

اخبار بدر میں ایک صاحب محترم نواب دین صاحب کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کے نام شائع ہوا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے، یہ دوست نواحمدی تھے، ان صاحب کے دیگر حالات معلوم نہیں ہوسکے۔

’’آداب و قدم بوسی کے بعد مدعا خاطر و داستان سرگذشت پیش حضور ہے اور وہ یہ ہے کہ خاکسار سکول موضع سمبڑیال میں تعلیم پاتا تھا اور میں گرنتھ صاحب ہی پڑھتا تھا کیونکہ میں ... ہندو تھا اور راجگان جموں کی اولاد میں سے تھا گرنتھ پڑھتے پڑھتے میرے دل میں کچھ شکوک توحید کے بارے میں پڑ گیا اور میں نہایت مجبور ہوا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈال دیا کہ اب قرآن شریف پڑھ! میں نے اپنے استاد سے جو سکول میں تعلیم دیتا تھا، مولوی تھا اس سے کہا کہ مجھ کو قرآن شریف سکھا دو، مولوی صاحب نے بباعث میرے والدین انکار کیا کیونکہ ایک طرف میرے والدین رہتے تھے اور دوسری طرف میرے نانکے اور تیسری طرف میرے سسرال، میں نے استاد سے بہت عجز و انکسار کیا تو آپ نے پوشیدہ رات کو قرآن شریف کی تعلیم دینی شروع کی، بفضلہٖ تعالیٰ رات رات ہی نو ماہ تک بندہ نے خوب غور سے قرآن شریف اور گرنتھ کا مقابلہ کیا تو قرآن شریف میرے دل کو سچا معلوم ہوا اور میرے دل میں اس کلام پاک کی سچائی گھس گئی، اب میرا دل یہی چاہتا ہے کہ بال بال سے صدا اس پاک کلام کی نکلتی رہے بسوئے مطلب آمدم۔ جب بندہ نے خوب سچائی قرآن شریف کی معلوم کرلی اور جوش محبت قرآن شریف غالب ہوا تو بندہ اپنے والدین کے گھر گیا اور ان کو کہا کہ میں ...... ہونا چاہتا ہوں تو انہوں نے منع کیا اور کہا تم کو اسی واسطے علم پڑھایا گیا ہے کہ تو اب اپنی ذات کو داغ لگاتا ہے اور ہم کو شرمسار کرتا ہے، بندہ نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اب نہیں رک سکتا کیونکہ میں نے ...... کو سچا دیکھا ہے اور تمہارا مذہب جھوٹا ہے تو میرے باپ نے اور باپ کے بڑے بھائی نے ارادہ میرے قتل کا کیا اور مجھ کو صاف کہہ دیا کہ اگر تو باز نہ آئے گا تو ضرور تم کو قتل کر دیں گے! بندہ نے بباعث خوف قتل اور دوسرا شوق دینِ احمدی رات کو وہاں سے بسوئے لاہور گریز کیا، لاہور میں آتے بفضل خدا مشرف ...... ہوگیا۔ بندہ کو ازبس عشق و شوق اللہ کے ملنے کا ہے بہت درویش فقیر، بیعت اپنی دینے کے ڈھونڈے مگر کوئی نہ ملا اب چند روز ہوئے ہوں گے بندہ کو دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا اور سوچا تو آپ کے ایک مرید محمد یٰسین احمدی گنجوی کے نام مشہور تھے پایا اور دل ان کے ہاتھ پر بیعت دینے کو تیار ہوگیا، جب عرض کی گئی تو آپ نے کہا آج بیعت لینے والا جہان پر سوائے مسیح موعود و مہدی معہود کے جو قادیان شریف میں اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں، کوئی نہیں اور آپ کے تابعدار اور غلام اور مرید ہیں تم بھی وہاں حضور کی بیعت میں داخل ہو جاؤ! سو ان کا یہ کلمہ میرے دل میں اثر کر گیا اسی وقت یا دوسری صبح کو یہ درخواست حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی سو آپ اس خاکسار کو بیعت میں داخل فرما کر جماعت احمدیہ میں جگہ عنایت فرماویں اور دعا میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے کریں تا مجھ سے اللہ تعالیٰ دینِ احمدی کے احکام بخوبی پورے کراوے اور استقامت نصیب کرے۔

نیز حضور عالی! بندہ طالب حق ہے اور کچھ طمع نہیں، آپ اللہ کے پیارے اور... ہیں میرے واسطے سفارش بدرگاہ خداوند کریم کر کے اللہ تعالیٰ سے میرا سلوک کرا دیویں اور ملا دیویں کیونکہ میں آج تک...... میں تھا اور کوئی خبر نہ تھی اب اللہ تعالیٰ نے میرے نصیب کو یاور کیا اور دین (حق) میں داخل کر کے آپ تک پہنچا دیا میری طرف سے آپ کو آداب اور السلام علیکم قبول باد۔ اور جس شخص کے ذریعہ اس خاکسار نے آپ کو پہچانا ہے اس کے حق میں بھی آپ نیک دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صراط المستقیم ... کے راستہ پر چلاوے اور استقامت دے۔ سب احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور مبارک ہو کہ یہ خاکسار گمراہی سے بفضلہٖ نکل کر (دین حق) میں داخل ہوا۔

نواب دین سابق منشی سنگھ ولد سردار ودھاوا سنگھ راجپوت

(ہفتہ وار ’’بدر‘‘ 26 جولائی 1906ء صفحہ 4)

حضرت ڈاکٹر سید میر حیدر صاحب

حضرت ڈاکٹر سید میر حیدر صاحب اصل میں سیالکوٹ شہر کے رہنے والے تھے اور حضرت میر حسام الدین صاحب سیالکوٹی کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آپ ایک قابل ڈاکٹر تھے، 1904ء میں سمبڑیال ہسپتال میں تعینات تھے جب حضرت اقدس اس سال سیالکوٹ تشریف لائے تو واپسی پر ڈاکٹر صاحب نے بمقام سمبڑیال ہی ریل گاڑی میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ نے 1942ء میں وفات پائی۔

(رفقاء احمد جلد نہم صفحہ 514 ایڈیشن دوم 1992ء)

اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور ان کے درجات بلند کرے، آمین۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

کس کا نظام راہ نما ہے افق افق
کس کا دوام گونج رہا ہے افق افق

شانِ جلال کس کی عیاں ہے جبل جبل
رنگ جمال کسی کا جما ہے افق افق

کس کے لئے نجومِ بکف ہے روش روش
باب شہود کس کا کھلا ہے افق افق

کس کے لئے سرود صبا ہے چمن چمن
کس کے لئے نمود ضیا ہے افق افق

مکتوم کس کی موجِ کرم ہے صدف صدف
مرقوم کس کا حرف وفا ہے افق افق

کس کی طلب میں اہل محبت ہیں داغ داغ
کس کی ادا سے حشر بپا ہے افق افق

سوزاں ہے کس کی یاد میں تائبؔ نفس نفس
فرقت میں کس کی، شعلہ نوا ہے افق افق

حفیظ تائب

زمیں مردہ سی ہوتی ہے، یہ تم نے بھی سُنا ہوگا
مگر بارش جو پڑتی ہے تو قسمت جاگ جاتی ہے
سبھی مہدی کے ہو جائیں، جو ہیں پیروں فقیروں کے
کہ سورج جب نکلتا ہے تو شبنم بھاگ جاتی ہے

اطہر حفیظ فرازؔ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عارف محمود ملک صاحب سوئٹزر لینڈ میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ پتہ میں پتھری ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا طاہر احمد برلاس صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم بشارت احمد برلاس صاحب رائے ونڈ روڈ لاہور شدید بیمار ہیں اور سر میں ٹیومر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا نسیم احمد برلاس صاحب سیکرٹری وصایا علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب راولپنڈی شدید بیمار ہیں۔ فوری طور پر ہسپتال راولپنڈی داخل کروایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض احمد ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

محترم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال مورخہ 14 مارچ 2012ء کو اپنے گاؤں دھرکنہ میں بعمر 66 سال اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی نماز جنازہ احمدیہ گیسٹ ہاؤس کلر کہار میں محترم عطاء الحمید صاحب مربی ضلع چکوال نے پڑھائی اور آپ کی تدفین بھی احمدیہ قبرستان کلر کہار میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم عطاء الحمید صاحب مربی ضلع چکوال نے کروائی۔ محترم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب مورخہ 4 دسمبر 1946ء کو مکرم احمد دین صاحب (جو موضع دھرکنہ کے پہلے احمدی تھے) کے گھر میں پیدا ہوئے۔ مکرم احمد دین صاحب 1938ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر اپنے نانا حضرت میاں حسن الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف بوچھال کلاں (جو رشتہ میں آپ کے پھوپھی زاد اور سسر تھے) کی دعوت الی اللہ سے عین شباب میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے اور آپ دھرکنہ کے پہلے احمدی تھے۔ اس طرح مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ میٹرک 1962ء میں کرنے کے بعد لائل پور پھر شاہ پور شہر سے جے وی کا امتحان پاس کیا۔ ایف اے کرنے کے بعد فروری 1966ء کو استاد کی حیثیت سے سروس کا آغاز کیا۔ تیسری جماعت سے لے کر وفات تک نماز روزہ کے مکمل پابند رہے۔ 1958ء سے 2008ء تک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دھرکنہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ دسمبر 1994ء سے وفات تک صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ کی حیثیت سے خدمت میں مصروف رہے۔ کچھ عرصہ قائد مجلس بھی رہے۔ کچھ عرصہ وقف جدید میں ملازمت کی۔ بطور SST گریڈ 17 میں بوجہ عارضہ قلب ریٹائرمنٹ لے لی۔ دور دراز علاقوں میں تعیناتی رہی۔ دلیل پور، بھرپور، وروال کے سکولوں میں بطور ہیڈ ماسٹر سروس کی۔ دوران سروس ہر قسم کی مذہبی مخالفت، سوشل بائیکاٹ کا جواں مردی سے مقابلہ کیا۔ اصولوں پر سودے بازی نہ کی۔ سچ کا دامن نہ چھوڑا۔ دلیرانہ شان سے مردانہ وار زندگی گزاری۔ ایم اے تاریخ اور بی۔ ایڈ پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ دل کی بیماری میں مبتلا ہونے کے باوجود خوش مزاج، خوش اخلاق مہمان نواز اور زندہ دل انسان تھے۔ ان کے گھر پر ہر وقت مہمانوں، یار دوستوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ آپ ایک دلیر داعی الی اللہ تھے۔ اور دعوت الی اللہ کی وجہ سے گھر سے دور کے مدرسوں میں آپ کو تبدیل کیا جاتا رہا۔ 1984ء سے 1987ء تین سال تک مختلف مقامات تعیناتی پر آپ کا سوشل بائیکاٹ ہوتا رہا۔ جس کا جوانمردی سے آپ نے مقابلہ کیا۔ 1984ء کے ابتلاء میں مکرم ماسٹر صاحب کو بہت تکالیف پہنچائی گئیں۔ 1990ء میں آپ پر دعوت الی اللہ کی وجہ سے حملہ بھی ہوا۔ 1991ء میں بے حد تکلیف دے کر آپ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ آپ اسیر راہ مولا بھی رہے۔ ان تمام ابتلاؤں نے آپ کے پایۂ ثبات کو اور زیادہ مضبوط کیا۔ تدریس میں آپ جس جگہ بھی رہے آج تک آپ کے رفقاء، انچارج اور شاگرد آپ کے پڑھانے اور وقت کی پابندی کو مثالی گردانتے ہیں۔ آپ کو ہر قسم کے قوانین سرکاری اور دیگر مسائل کے متعلق بہت زیادہ عبور حاصل تھا۔ ضلع چکوال اور باہر سے بھی لوگ محکمانہ و دیگر قانونی و سرکاری مسائل میں آپ سے مشاورت کیا کرتے تھے اور آپ کے مشوروں پر عمل کرتے تھے۔ بہت اچھے خوش نویس تھے۔ ضلع چکوال کا شاید ہی کوئی سکول، پرائیویٹ سکول، ہسپتال، ڈاکخانہ ہوگا جس کے سرکاری رجسٹروں یا ملازمین کی سروس بک میں مکرم رشید احمد صاحب کی خوشنویسی کی جھلک نہ ملتی ہو یہ سب کام آپ ایک سوشل ورکر کی حیثیت سے کرتے تھے۔ جماعتی کاموں میں چندہ جات کی وصولی، ریکارڈ کی ترتیب و حفاظت اور جماعت احمدیہ دھرکنہ کی سرپرستی مکرم رشید احمد صاحب کے دم سے تھی۔ آپ ہمیشہ تسلیم و رضا اور توکل علی اللہ کا نمونہ بنے رہے۔ احمدیت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ اپنی اولاد سے بے پناہ محبت کرنے والے انہیں احمدیت سے منسلک رکھنے کی تاکید کرنے والے ایک شفیق باپ، مخلص اور بہت اچھے بے تکلف دوست بھی تھے۔ اپنی بیوی بچوں اور رشتہ داروں کے ساتھ احسن سلوک تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے، دو بیٹیاں اور پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں اور ہنستا بستا احمدیت پر جانیں نچھاور کرنے والا خاندان چھوڑا ہے۔ آپ نے تمام زندگی نماز روزہ کی پابندی کی حتیٰ کہ سخت بیماری اور 40 کلومیٹر سے سائیکل پر وروال، بھرپور سے دھرکنہ پہاڑی علاقہ میں آنا جانا وہ بھی سخت گرمی میں روزہ رکھ کر۔ مکرم رشید احمد صاحب کا وجود نہ صرف اپنے اہل خانہ، تمام بہن بھائیوں، خاندان بلکہ پوری جماعت احمدیہ دھرکنہ / بوچھال کلاں کے لئے ایک پرسکون سایہ دار شفیق سائباں کا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے آپ کے اہل و عیال کو یہ صدمہ سہنے کیلئے صبر جمیل عطا فرمائے اور نیز اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل جماعت احمدیہ دھرکنہ کو عطا فرمائے جو اس جماعت کو مزید ترقی کی جانب لے جانے والا ہو۔ آمین

فوری رابطہ کریں

مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ سابقہ ایڈریس 7/21 دارالرحمت شرقی ربوہ براہ کرم جلد وکالت ہذا سے رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

تبدیلی نام

محترمہ خولہ مقصود صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب ساکن مکان نمبر 4/3 دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام خولہ باجوہ سے تبدیل کر کے خولہ مقصود رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

بقیہ صفحہ 2 مالٹا میں امن سمپوزیم اور نمائش کتب مقدسہ

کتب مقدسہ" کے عنوان سے پہلی نمائش کے انعقاد کی بھی توفیق ملی۔ اور تین مذاہب ہندومت، عیسائیت اور دین حق کی کتب مقدسہ کو اس نمائش کا حصہ بنایا گیا۔

جماعت احمدیہ مالٹا کی طرف سے قرآن کریم کی نمائش لگائی گئی جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، قرآن کریم سے متعلق کتب، انگریزی زبان میں جماعتی لٹریچر اور مالٹی زبان میں شائع ہونے والے لٹریچر کو اس نمائش کا حصہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ بعض عناوین کے مطابق قرآنی آیات کی روشنی میں بڑے پوسٹرز (Roll-Ups) بھی شائع کروا کر اس نمائش کا حصہ بنائے گئے جن سے یہ نمائش نہایت جاذبِ نظر ہوگئی اور تمام شاملین ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

اس نمائش سے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کی نمائش کا موقع ملا اسی طرح دوسرے مذاہب کے ساتھ ہم آہنگی اور عزت و تکریم کے جذبات کو بھی فروغ ملا اور لوگوں کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیمات سے متعلق جاننے کا موقع ملا۔

یونیورسٹی آف مالٹا میں لیکچر

امن سمپوزیم سے ایک دن قبل مؤرخہ 15 مارچ بروز جمعرات جماعت احمدیہ مالٹا کو یونیورسٹی آف مالٹا کے ایک لیکچرار مکرم ڈاکٹر ارسلان الشناوی صاحب جو کہ عراقی مسلمان ہیں اور گزشتہ کافی سالوں سے مالٹا میں مقیم ہیں کے تعاون سے The Promised Revival and Renaissance of(-) کے عنوان پر ایک خصوصی لیکچر کے اہتمام کی بھی توفیق ملی۔ یہ لیکچر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے دیا جو ایک گھنٹہ پر مشتمل تھا بعد میں ایک گھنٹہ سوالات کے لئے بھی مختص تھا جس میں آپ نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے مختلف نظریات و تشریحات، بین المذاہب ہم آہنگی اور جماعت احمدیہ کی خدمات سے متعلق سیر حاصل گفتگو کی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب جماعت کو جنہوں نے دن رات کی محنت سے ان پروگراموں کو کامیاب بنایا بہترین جزاء عطا فرمائے اور ان تمام پروگراموں کے بہترین ثمرات عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

وزیراعظم پاکستان کو سزا سپریم کورٹ آف پاکستان نے وزیراعظم پاکستان کو توہین عدالت کا مرتکب قرار دیتے ہوئے انہیں عدالت برخاست ہونے تک کی سزا سنا دی ہے۔سزا سناتے ہی عدالت برخاست ہوگئی جس کے ساتھ ہی سزا بھی ختم ہوگئی۔تاریخ میں پہلی بار کسی وزیراعظم کو توہین عدالت کی سزا ملی ہے۔

پاکستان کا بیلسٹک میزائل حتف فور کا کامیاب تجربہ پاکستان نے 25اپریل 2012ء کی صبح درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل حتف فور شاہین ون اے (ویپن سسٹم) کا کامیاب تجربہ کیا۔یہ میزائل شاہین ون کی جدید شکل ہے۔جسے رینج میں اضافے اورٹیکنیکل پیرامیٹرز کو بہتر بنا کر تیار کیا گیا ہے۔آئی ایس پی آر کی طرف سے جاری بیان کے مطابق میزائل روایتی اور جوہری دونوں قسم کے وارہیڈز کو ہدف تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔میزائل نے سمندر میں اپنے ہدف کو کامیاب نشانہ بنایا۔

پاک فضائیہ نے نیٹو کا مال بردار طیارہ کراچی اتارلیا پاک فضائیہ نے بغیر اجازت پاکستان کا فضائی راستہ استعمال کرنے پر نیٹو کے مال بردار طیارے کو کراچی ایئرپورٹ پر اتارلیا۔نیٹو کا یہ طیارہ بگرام سے شارجہ جارہا تھا جسے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے پر اتارا گیا۔

زرداری سے منٹر کی ملاقات امریکی سفیر کیمرون منٹر نے کراچی میں صدر پاکستان سے ملاقات کی۔امریکہ نے نیٹو سپلائی بحال کرنے کیلئے پاکستان سے باضابطہ درخواست کردی ہے جبکہ پاکستان نے اس سلسلہ میں انتظار کرنے کا پیغام دیا ہے۔

مہران بینک سکینڈل پر وزارت داخلہ کی رپورٹ مسترد سپریم کورٹ آف پاکستان نے مہران بینک سکینڈل پر وزارت داخلہ کی رپورٹ مسترد کر دی جبکہ چیف جسٹس نے ریمارکس میں کہا کہ کیس سے جمہوریت کو خطرہ نہیں۔ جمہوریت کو برقرار رکھنے کا کریڈٹ جنرل کیانی کو بھی دیا جانا چاہئے۔دوسری طرف عدالت نے سابق آرمی چیف اسلم بیگ سے رقوم کی تقسیم کی تفصیلات طلب کرلی۔

پی آئی اے کے بیڑے میں 6 پرانے بوئنگ طیاروں کا انکشاف پی آئی اے کے فضائی بیڑے میں موجود بوئنگ طیارے بھوجا ائرلائن کے حادثے کا شکار ہونے والے طیارے سے بھی زیادہ استعمال شدہ ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔رپورٹ کے مطابق پی آئی اے کے پاس بوئنگ کے 6۔شاہین ائیرویز کے پاس 10اور بھوجا ائرلائن کے پاس3ایسے طیارے ہیں جو اس قدر پرانے ہیں کہ ان میں سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔

برق رفتار میزائل بردار بحری جہاز پاک نیوی میں شامل چین کے تعاون سے تیار کیا جانے والا پہلا برق رفتار میزائل بردار جہاز (عظمت بوٹ) کو پاک بحریہ میں شامل کرلیا گیا۔امیر البحر ایڈمرل محمد آصف سندھیلہ نے عظمت بوٹ کی پاک بحریہ میں شمولیت کو پاک نیوی کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کیلئے سنگ میل قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاک بحریہ ملک کی سالمیت اور سلامتی کو درپیش ہر طرح کے چیلنجز سے نمٹنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔

جاپان کی آبادی میں دو لاکھ 59ہزار نفوس کی ریکارڈ کمی جاپان کی آبادی میں گزشتہ سال 0.2فیصد کی ریکارڈ کمی ہوئی۔ملک کی مجموعی آبادی میں دو لاکھ 59ہزار نفوس کی کمی ہوئی جو 1950ء کے بعد جب سے حکومت نے آبادی کے اعدادوشمار جاری کرنے شروع کئے ہیں۔میں سب سے زیادہ ہے۔12 کروڑ 77لاکھ 99ہزار آبادی میں 65سال سے زیادہ عمر کے شہریوں کا تناسب 23.3فیصد ہے جو اب تک کے تمام اعدادوشمار سے زیادہ اور دنیا میں سب سے بلند ہے۔جاپان کے نوجوانوں میں شادیاں نہ کرنے کے رجحان کی وجہ سے آبادی میں بچوں کا تناسب کم اور بڑوں کا زیادہ ہوتا جارہا ہے۔جاپانی نوجوان شادی کو اپنے لائف سٹائل اور کیریئر میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔اقتصادی کساد بازاری نے بھی لوگوں میں بچے پیدا کرنے کا تناسب کم کردیا ہے۔

عجائبات عالم

کھیوڑہ کی نمک کی کانیں

پاکستان کا شمار دنیا کے ان خوش قسمت ممالک میں ہوتا ہے جنہیں قدرت کی بیشمار نعمتیں نصیب ہوئیں۔انہی میں سے ایک نعمت ”کھیوڑہ“ ہے۔اسے عجوبہ روزگار بھی کہا جاسکتا ہے۔یہ کانیں ضلع جہلم کی تحصیل پنڈدادنخان میں واقع ہیں۔

کھیوڑہ کی لمبائی 300 کلومیٹر، چوڑائی 8 تا 30 کلومیٹر اور اونچائی 2ہزار 200فٹ ہے۔کوہستان نمک کا سلسلہ دریائے جہلم کے قریب بیگنوالہ سے شروع ہوکر دریائے سندھ کے قریب کالا باغ میں ختم ہوتا ہے۔کوہ سکیسر میں اس ذخیرے کا ارتفاع 4ہزار990فٹ تک ہے۔کھیوڑہ کو اس اعتبار سے ممتاز مقام حاصل ہے کہ یہاں کروڑوں سال پرانے پری کیمبرین عہد سے لے کر موجودہ دور تک حجری آثار موجود ہیں۔اس لئے اسے ”ارضیاتی عجائب گھر“ بھی قرار دیا جاتا ہے۔

کھیوڑہ میں نمک کی دریافت 326 قبل مسیح میں اس وقت ہوئی۔جب دریائے جہلم کے کنارے سکندراعظم اور راجہ پورس کی فوجوں کے مابین جنگ لڑی گئی۔سکندراعظم کے فوجیوں کے گھوڑے اس علاقے میں چرنے کے دوران پتھروں کو چاٹتے پائے گئے جس کے بعد فوجیوں کے ذہن میں اس کی وجہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔جب ان چٹانوں کو چکھا گیا تو یہاں پر نمک کی موجودگی کا انکشاف ہوا۔تب سے اب تک یہاں سے نمک حاصل کیا جارہا ہے۔یہ دنیا میں نمک کا اہم ترین اور بڑا ذخیرہ ہے۔

اس وقت کھیوڑہ کی کانوں میں 17 منزلوں سے نمک نکالا جارہا ہے۔سائنسی اصولوں کے مطابق کان سے پچاس فیصد نمک نکال کر پچاس فیصد بطور ستون چھوڑ دیا جاتا ہے جو کہ کان کی مضبوطی کو قائم رکھتا ہے۔سرنگ کے اندر جانے کیلئے الیکٹرک ٹرام استعمال کی جاتی ہے۔اس سرنگ کے اندر جگہ جگہ بلب لگا کر روشنی کی گئی ہے۔سرنگ کے اندر کئی جگہوں کو پاکستان کے مشہور شہروں، بازاروں اور عمارتوں سے منسوب کیا گیا ہے۔مثلاً لاہور کی مال روڈ، راولپنڈی کا چاندنی چوک، شیش محل، اسمبلی ہال وغیرہ وغیرہ۔سرنگ کے اندر ایک ہسپتال بنایا گیا ہے جہاں پر قدرتی طور پر دمے کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

جہاں سے بھی نمک نکالا گیا ہے وہاں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ پہاڑ کی مضبوطی متاثر نہ ہو۔اس لئے ہر منزل پر کمرے کے اوپر کمرہ اور ستون کے اوپر ستون رکھا گیا۔سرنگ کے اندر تازہ ہوا کے اندر آنے کیلئے خاص انتظام ہے۔اس کیلئے 2ہزار500فٹ لمبا ایک راستہ بنایا گیا ہے جو پہاڑی کی چوٹی تک نکلتا ہے جہاں سے تازہ ہوا کا گزر پہاڑ کے اندر آئے ہوئے سیاحوں کیلئے آکسیجن فراہم کرتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27اپریل

طلوع فجر	3:59
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:47

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

خواتین وحضرات کے جملہ امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
اپنی رہائشی و دیگر عمارات دفاتر کو دیمک، مچھر اور ہر قسم کے ضرررساں کیڑوں سے گارنٹی کے ساتھ محفوظ کریں۔
سعید احمد ایل ڈی اے 160 فلیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبر: 042-35203060, 0333-4132950

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں جرمن زبان کے امتحان کی تیاری، جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593